باب 8

مقامی حکومتیں

5175CH08

© NCERT not to be republished

تمہید

جمہوریت میں صرف مرکزی اور ریاستی سطح پر منتخبہ حکومت کا ہونا کافی نہیں ہوتا۔ یہ بھی ضروری ہے کہ عوام کو ایک ایسی حکومت منتخب کرنے کا موقع ملے جو معاملات کی نگرانی کرسکے۔اس باب میں آپ اپنے ملک میں مقامی سطح پرحکومتی ڈھانچہ کا مطالعہ کریں گے۔ آپ مقامی حکومتوں کی اہمیت اور ان کو خود مختاری دینے کے طریقوں کی اہمیت کے بارے میں بھی معلومات حاصل کریں گے۔ اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ جان جائیں گے:

- مقامی حکومتوں کی اہمیت
- 73 ویں اور 74 ویں ترمیمات کے تحت دفعات
- مقامی حکومتی اداروں کے کام اورذمہ داریاں

مقامی حکومتیں۔ کیوں؟

گیتا راٹھور کا تعلق جمونیاتالاب گرام پنچایت ، ضلع سیہور، مدھیہ پردیش سے ہے۔ ان کاانتخاب 1995 میں سرپنچ کی حیثیت سے محفوظ نشست (Reserved Seat) پر ہوا تھا۔ لیکن 2000 میں گاؤں کے باشندوں نے ان کی قابلِ ستائش کارکردگی کی بدولت ان کو دوبارہ منتخب کرلیا لیکن اس بار ایک غیر محفوظ نشست سے۔ گیتا کی شخصیت ایک گھریلو عورت سے ایک ایسے لیڈر میں تبدیل ہوئی جس نے سیاسی دور اندیشی کا مظاہرہ کیا۔انھوں نے پانی کی ٹنکیوں کی تجدیدکاری، اسکولی عمارت کی تعمیر، گاؤں کی سڑکوں کی تعمیر، خواتین کے خلاف خانگی تشدد اور مظالم کی مخالفت، ماحول کے تئیں بیداری اور اپنے گاؤں میں شجر کاری اور پانی کے بہتر انتظام کے لیے پنچایت کی مجموعی طاقت کا استعمال بہترین طریقہ سے کیا –پنچایت اپ ڈیٹ۔ جلد 11 نمبر 3 فروری 2004۔

ایک اور کہانی ایک کامیاب خاتون کی ہے۔ وہ تامل ناڈو کے ونگائی وانسل گاؤں کی سرپنچ منتخب ہوئیں۔1997 میں تامل ناڈو حکومت نے 71 سرکاری ملازمین کو دوھیکٹیر زمین الاٹ کی تھی۔زمین کا یہ ٹکڑا گرام پنچایت کے دائرہ میں آتا تھا۔ اعلی حکام کی ہدایت پر کانچی پورم کے ضلع کلکٹر نے گرام پنچایت کی سرپنچ کوھدایت دی کہ اس پلاٹ کو مقرر کردہ مقصد کے لئے حاصل کیا جائے۔ سرپنچ اورگرام پنچایت نے اس طرح کا ریزویشن منظور کرنے سے انکار کردیا۔ ھائی کورٹ کی ایک نفری بنچ نے ضلع کلکٹر کے حکم کو برقرار رکھتے ہوئے فیصلہ دیا کہ گرام پنچایت کے ذریعہ ریزویشن منظور کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پنچایت نے اس فیصلہ کے خلاف ڈویژن بنچ کے سامنے مقدمہ پیش کیا۔ جج نے فیصلہ دیا کہ سرکاری فیصلہ نہ صرف پنچایت کے اختیارات بلکہ پنچایتوں کے آئینی رتبہ کی بھی سنگین خلاف ورزی ہے۔پنچایت راج اپ ڈیٹ۔جلد 12، شمارہ 6،جون 2005۔

لیکن کیا ایسے واقعات نہیں ہوئے کہ گرام پنچایت کے مرد ممبران نے، خاتون سرپنچ کو حراساں کیا۔عورت، جب کوئی ذمے داری کی پوزیشن حاصل کرتی ہے تو مردخوش کیوں نہیں ہوتے؟

© NCERT not to be republished

یہ دونوں کہانیاں علاحدہ قسم کے واقعات نہیں ہیں۔ وہ اس عظیم تبدیلی کی نمائندگی کرتی ہیں جو پورے ہندوستان میں ہو رہی ہے۔ خاص طور پر جب سے 1993 میں مقامی اداروں کو آئینی حیثیت عطا کی گئی ہے۔

دیہات اور ضلع سطح کی حکومت کو مقامی حکومت کہتے ہیں۔ مقامی حکومت وہ حکومت ہے جو عام آدمیوں کے قریب تر ہے۔ یہ وہ حکومت ہے جس میں عام شہریوں کی روزمرّہ کی زندگی کے مسائل شامل ہیں۔ مقامی حکومت کا یقین ہے کہ اس کی کارکردگی اور کامیابی کے لیے مقامی معلومات اور مقامی مفاد ضروری عناصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ عوام سے قربت یا نزدیکی میں ہی اس کی کامیابی پوشیدہ ہے۔ عام لوگوں کے ذریعہ اپنے مسائل کو جلد سے جلد اور کم لاگت پر حل کرنے کی خوبی۔ گیتا راٹھور کی کہانی میں ہم نے غور کیا کہ وہ جمونیا تالاب گاؤں میں تبدیلی لانے کی اہل تھی۔ سرپنچ کی حیثیت سے ایک فعال کردار بھی اس کے پاس تھا۔ ویگائی وائی سل گاؤں اب بھی اپنی زمین پر قبضہ رکھنے کے قابل ہے اس کا کیا استعمال کیا جائے، یہ فیصلہ کرنے کا حق بھی حاصل ہے کیوں کہ گرام پنچایت صدر اور اس کے ممبران کی وجہ سے یہ ممکن ہو سکا۔ اس طرح مقامی حکومتیں ایک موثر طریقہ سے لوگوں کے مفادات کا تحفظ کر سکتی ہیں۔

جمہوریت با معنی حصہّ داری کا نام ہے۔ اس کا تعلق جواب دہی سے ہے۔ مضبوط اور پُر جوش حکومتیں فعال حصہ داری اور جواب دہی کی یقین دہانی کراتی ہیں۔ ویگاوائی سل گاؤں کی پنچایت اپنی ان تھک کوششوں سے ہی اپنی زمین کی حفاظت کر سکی۔ مقامی سطح پر عام شہری اپنی زندگی، اپنی ضرورتوں اور سب سے با اثر اپنی ترقی کے فیصلے خود کرتے ہیں۔

کیا یہ ممکن ھے کہ ھمارے پاس صرف مقامی سطح پر اور قومی سطح پر رابطہ کارسرکاریں ھوں؟ میرا خیال ھے کہ گاندھی جی نے انھیں خطوط پر کچھ نظریات کی وکالت کی تھی۔

یہ ضروری ہے کہ جمہوریت میں جو کام مقامی سطح پر انجام دیے جا سکتے ہیں وہ مقامی باشندوں اور ان کے نمائندوں کے ہاتھوں میں چھوڑ دینے چاہئیں۔ قومی اور ریاستی سطح کے مقابلہ میں حکومت سے عام لوگ زیادہ واقف ہوتے ہیں۔ مقامی حکومت کیا کرتی ہے اور کون سے کام کرنے میں ناکام ہو جاتی ہے ان سب سے متعلق ہوتا ہے اور اس کا اثر روزمرّہ کی زندگی پر ہوتا ہے۔ لہٰذا مقامی حکومت کو مضبوط کرنا جمہوری عمل کو مضبوطی دینے کے مترادف ہے۔

© NCERT not to be republished

اپنی معلومات چیک کیجئے

◈ مقامی حکومت کس طرح جمہوریت کو مضبوط بناتی ہے؟

◈ آپ کے خیال میں مندرجہ بالا مثالوں میں تمل ناڈو حکومت کو کیا کرنا چاہئے تھا؟

ہندوستان میں مقامی حکومت کی نشو ونما

اب ہمیں یہ بحث کرنی چاہیئے کہ ہندوستان میں مقامی حکومت کی نشو ونما کیسے ہوئی اور اس کے متعلق ہمارا آئین کیا کہتا ہے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ ہندوستان میں قدیم زمانہ سے ہی خود مختار دیہی سماج ''سبھا'' (دیہی مجالس) کی شکل میں موجود تھے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان دیہی انجمنوں نے پنچایت (پانچ افراد کی جماعت) کی شکل اختیار کر لی۔ یہ پنچایتیں دیہی سطح پر مسائل حل کرتی تھیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان کا رول اور فرائض بھی بدلتے گئے۔

موجودہ دور میں منتخبہ مقامی حکومتیں 1882 کے بعد تشکیل دی گئیں۔ اس وقت لارڈ رپن (Ripn) ہندوستان کا وائسرائے تھا۔ اس نے ان مقامی حکومتوں کی تشکیل کی شروعات کی۔ اس وقت ان حکومتوں کو لوکل بورڈ کہا جاتا تھا۔ البتہ اس سلسلہ میں سست رفتار ترقی کی وجہ سے انڈین نیشنل کانگریس نے حکومت پر زور دیا کہ تمام لوکل بورڈس کو زیادہ موثر بنانے کے لیے ضروری اقدام کیے جائیں۔ 1919 کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے مطابق کئی صوبوں میں دیہی پنچایتوں کا قیام عمل میں آیا۔ یہ رجحان 1935 کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے بعد بھی جاری رہا۔

ہندوستان کی تحریک آزادی کے دوران مہاتما گاندھی نے اقتصادی اور سیاسی طاقت کی لامرکزیت کی پُر زور وکالت کی۔ ان کا یقین تھا کہ دیہی پنچایتوں کو مضبوط کرنا اقتدار کی منتقلی کا ایک اہم ذریعہ تھا۔ ترقی کے تمام ابتدائی اقدامات کی کامیابی کی غرض سے مقامی لوگوں کی شمولیت ضروری تھی۔ لہٰذا پنچایتوں کو جمہوریت میں شراکت کا اوزار مانا جائے گا۔

مجھے ماضی کے بارے میں علم نہیں، لیکن مجھے شبہ ہے کہ غیر منتخبہ دیہی پنچایتوں پر گاؤں کے بزرگوں، امیروں اور اونچی ذات کے لوگوں کا غلبہ رہتا ہوگا۔

قومی تحریک کو فکر تھی کہ دہلی میں مقیم گورنر جنرل کے ہاتھوں میں تمام اختیارات مرکوز ہیں، لہٰذا ہمارے سربراہان کے لئے آزادی کے معنی تھے وہ یقین دہانی جس کے ذریعہ قانون سازی، عاملہ اور عدلیہ کے اختیارات کو لامرکوز کیا جائے۔

> ہندوستان کی آزادی سے مراد پورے ملک کی آزادی ہونی چاہئے۔ آزادی کی شروعات بالکل نچلی سطح سے ہو۔ چنانچہ ہر گاؤں ایک جمہوریت ہوگا۔ مزید یہ کہ ہر گاؤں کو خود اپنے وجود کو قائم رکھنا اور اپنے معاملات کو طے کرنے کے قابل بننا ہوگا۔ کئی گاؤں پر مشتمل اس ڈھانچہ میں ہمیشہ وسیع ہونے والے اور بڑھنے والے حلقے ہوں گے۔ زندگی مثل اہرام کے ہوگی جس کی چوٹی اس کے نچلے حصہ پر قائم رہے گی۔
>
> - مہاتما گاندھی

© NCERT not to be republished

جب آئین تیار کیا گیا تو مقامی حکومت کا موضوع ریاستوں پر چھوڑ دیا گیا۔ مملکت کے رہنما اصولوں میں اس موضوع کو ملک کی آنے والی تمام حکومتوں کے لیے ایک حکمت عملی کی حیثیت دی گئی۔ جیسا کہ آپ باب دوئم میں پڑھ چکے ہیں مملکت کے رہنما اصولوں کا ایک حصہ ہوتے ہوئے بھی آئین کی یہ دفعہ عدالت کے اختیار سماعت میں نہیں ہے اور اس کی نوعیت محض مشاورتی ہے۔

یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ پنچایتوں سمیت مقامی حکومت کا موضوع آئین میں خاطر خواہ حیثیت حاصل نہیں کر سکا۔ کیا آپ جانتے ہیں ایسا کیوں ہوا؟ یہاں کچھ وجوہات کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ اوّل، تقسیم ملک کے المیہ کا نتیجہ ہمارے آئین میں وحدانیت کا رجحان ہے۔ خود نہرو کے خیال میں، حد سے زیادہ مقامیت قومی اتحاد اور یکسانیت کے لیے زبردست خطرہ ہو سکتی تھی۔ دوئم آئین ساز اسمبلی میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی صدارت میں ایک طاقت ور آواز تھی۔ انہوں نے محسوس کیا کہ دیہی سماج کی ذات پات پر مبنی تقسیم کی نوعیت دیہی سطح پر مقامی حکومت کے مقدس مقصد کو شکست دے دے گی۔

البتہ کسی نے بھی منصوبہ بند ترقی میں عوام کی حصہ داری کی اہمیت سے انکار نہیں کیا۔ آئین ساز اسمبلی کے بہت سے ممبران چاہتے تھے کہ ہندوستان میں جمہوریت کی بنیاد دیہی پنچایتیں ہوں۔ لیکن وہ گاؤں میں گروہ بندی

جیسی بہت سی برائیوں کے بارے میں فکر مند تھے۔

آننتھا سایانم آئینگر
CAD. Vol. VII, p. 428

"۔۔۔جمہوریت کے مفاد میں دیہاتوں کو خود مختار حکومت یہاں تک کہ خود مختاری کی بھی تربیت دی جاسکتی ہے۔ ہمیں گاؤں میں اصلاح لانی چاہیے اور وہاں حکومت کے جمہوری اصولوں کا تعارف کرانا چاہیے۔۔۔"

آزاد ہندوستان میں مقامی حکومتیں

73ویں اور 74ویں آئینی ترمیمات کے بعد مقامی حکومتوں کو تحریک ملی۔ لیکن اس سے بھی پہلے مقامی حکومتی اداروں کی ترقی کے سلسلہ میں کچھ کوششیں ہوچکی تھیں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے 1952 میں کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام شروع کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد بہت سی سرگرمیوں میں مقامی ترقی کے لیے عوام کی شرکت کو فروغ دینا تھا۔ اس پس منظر میں دیہی علاقوں کے لیے ایک تین سطحی پنچایت راج نظام کی تجویز پیش کی گئی۔ 1960 تک کچھ ریاستوں نے منتخبہ مقامی انجمنوں کا نظام اختیار کرلیا تھا۔ (جیسے گجرات، مہاراشٹر)۔ لیکن بہت سی ریاستوں میں مقامی انجمنوں کے پاس ترقی کے لیے خاطر خواہ اختیارات نہیں تھے۔ وہ بڑی حد تک اقتصادی امداد کے لیے مرکز پر انحصار کرتی تھیں بہت سی ریاستیں منتخبہ مقامی انجمنوں کے قیام کو ضروری نہیں سمجھتی تھیں۔ بہت سے علاقوں میں ان کو ختم ہی کر دیا گیا اور مقامی حکومت سرکاری عہدیداران کے سپرد کردی گئی۔ کچھ ریاستوں نے مقامی حکومتوں کے لیے بالواسطہ انتخابات کرائے۔ مقامی انجمنوں کے لیے انتخابات کو کئی ریاستوں میں بار بار ملتوی کردیا گیا۔

گاؤں کی سطح پر گروہ بندی سے لوگ کیوں خوف زدہ ہیں جبکہ تمام سیاسی جماعتیں یہاں تک کہ میری کلاس میں گروہ بندی ہے؟ کیا گروہ اتنے بُرے ہوتے ہیں

© NCERT not to be republished

1987 کے بعد مقامی حکومتی اداروں کے کاموں کا جائزہ لیا گیا۔ 1989 میں پی۔ کے۔ تھنگن کمیٹی نے، مقامی حکومتی اداروں کو آئینی طور پر تسلیم کرنے کی تجویز پیش کی۔ ان اداروں کے انتخابات کرانے اور ان کی ذمہ داریوں کی فہرست وضع کرنے کے لیے آئینی ترمیم کی تجویز بھی پیش کی۔

اپنی معلومات چیک کیجئے

- نہرو اور ڈاکٹر امبیڈکر دونوں ہی مقامی حکومتی انجمنوں کے تئیں جوشیلے نہیں تھے۔ کیا مقامی حکومتوں پر ان کے اعتراضات ایک جیسے تھے؟
- 1992 سے قبل مقامی حکومتوں سے متعلق آئینی دفعات کیا تھیں؟ 1960 اور 1970 کے درمیان کون سی ریاستوں نے مقامی حکومتیں قائم کیں؟

73 ویں اور 74 ویں ترمیمات

1989 میں مرکزی حکومت نے دو آئینی ترمیمات نافذ کیں۔ ان ترمیمات کا مقصد مقامی حکومتوں کو مضبوط کرنا اور پورے ملک میں ان کے ڈھانچہ اور کام میں یکسانیت کو یقینی بنانا تھا۔

> ''برازیل کے آئین نے ریاستوں، وفاقی اضلاع اور میونسپل کونسل کی تشکیل کی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کو ایک آزاد دائرۂ کار اور خود اختیاری عطا کی گئی ہے۔ جس طرح جمہوریت ریاستی حکومتوں کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کرسکتی اسی طرح ریاستوں کو میونسپل کونسلوں میں دخل اندازی کی ممانعت کی گئی ہے۔ یہ آئینی دفعہ مقامی حکومتوں کے اختیارات کو تحفظ بخشتی ہے۔''

بعد میں 1992 میں پارلیمنٹ کے ذریعہ 73 ویں 74 ویں آئینی ترمیمات منظور کرائی گئیں۔ 73 ویں ترمیم کا تعلق دیہی مقامی حکومتوں سے تھا۔ (جن کو پنچایت راج ادارے یا PRIs بھی کہا جاتا ہے) اور 74 ویں ترمیم نے شہری مقامی حکومتوں کے متعلق دفعات طے کیں۔ ان دونوں ترمیموں کو 1993 میں عمل میں لایا گیا۔

© NCERT not to be republished

ہم نے پہلے دیکھا کہ مقامی حکومت ایک ریاستی موضوع ہے۔اس موضوع پر ریاستیں اپنی طرز کے قانون خود بنانے میں آزاد ہیں۔لیکن آئینی ترمیم کے بعد ریاستوں کو مقامی انجمنوں سے متعلق اپنے قوانین کو بدلنے کی ضرورت پیش آئی تا کہ انھیں ترمیم شدہ آئین کے مطابق بنایا جا سکے۔ان ترمیمات کی روشنی میں اپنے قوانین میں ضروری تبدیلی لانے کے لیے ریاستوں کو ایک سال کی مہلت دی گئی۔

اگر میں یہ ٹھیک سے سمجھا مرکز نے ریاستوں پر مقامی حکومتوں میں اصلاح جبراً نافذ کی ۔ یہ مضحکہ خیز ہے ایک مرکزیت کے عمل کے ذریعہ آپ لامرکزیت نافذ کرتے ہیں!

73 ویں ترمیم

اب ہمیں پنچایت راج اداروں میں 73 ویں ترمیم کے ذریعہ لائی گئی تبدیلیوں کا جائزہ لینا چاہیے۔

سہ سطحی ڈھانچہ

اب تمام ریاستوں میں یکساں سہ سطحی ڈھانچہ ہے۔ نچلی سطح پر گرام ''پنچایت'' ہے۔ایک گرام پنچایت کسی ایک گاؤں یا کئی گاؤں کے مجموعہ کا احاطہ کرتی ہے۔درمیانی سطح پر ''منڈل'' ہوتا ہے (جس کو بلاک یا تعلقہ بھی کہا جاتا ہے)۔ یہ انجمنیں منڈل یا تعلقہ پنچایت بھی کہلائی جاتی ہیں۔چھوٹی ریاستوں میں درمیانی سطح کی انجمن کی ضرورت نہیں ہے۔اعلیٰ سطح پر ضلع پنچایت پورے ضلع کے دیہی علاقوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

کیا گرام سبھا کے معنی، پورے گاؤں کا جمہوری فورم ہو گا؟ کیا گرام سبھا واقعی پابندی سے میٹنگ کرتی ہے؟

اس ترمیم نے گرام سبھا کی تشکیل کو ضروری بنانے کے لیے دفعہ مرتب کی۔ پنچایتی علاقہ کے تمام بالغ افراد بحیثیت اندراج شدہ ووٹر گرام سبھا میں شامل ہوں گے۔اس کے کردار اور کاموں کا تعین ریاستی قانون سازی کے ذریعہ کیا جائے گا۔

انتخابات

ہر سطح پر پنچایت راج اداروں کا انتخاب براہ راست ہوگا۔ ہر پنچایت کی میعاد پانچ سال ہوگی۔اگر پانچ سال پورے ہونے سے قبل ریاستی حکومت پنچایت تحلیل کر دے تو اس تحلیل کے چھ ماہ کے اندر اندر نئے انتخاب ہوں گے۔ یہ ایک اہم

© NCERT not to be republished

دفعہ ہے جو منتخبہ مقامی اداروں کے وجود کو یقینی بناتی ہے۔73 ویں ترمیم سے پہلے بہت سی ریاستوں میں ضلعی اداروں کے لئے بالواسطہ انتخابات ہوا کرتے تھے اور تحلیل ہونے کے بعد فوراً انتخاب کے لیے کوئی قانون موجود نہیں تھا۔

ریزرویشن

تمام پنچایتی اداروں میں ایک تہائی نشستیں خواتین کے لیے محفوظ ہیں۔درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے، ان کی آبادی کے تناسب سے، تینوں سطحوں پر ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے۔اگر ریاستیں ضروری سمجھیں تو وہ دیگر پس ماندہ ذاتوں (OBCs) کو بھی ریزرویشن دے سکتی ہیں۔

مجلس قانون ساز کے باب میں ہم نے پڑھا کہ ریاستی اور مرکزی مجالس قانون ساز میں خواتین کے لیے ریزرویشن بل منظور نہیں ہوسکا۔مقامی اداروں میں خواتین کے لئے اتنی آسانی سے کیسے تحفظ مل گیا۔

یہاں یہ بات غور طلب ہے کہ یہ ریزرویشن نہ صرف پنچایت کے عام ممبران کے لیے نہیں بلکہ پنچایت کے سربراہ یا صدر کے لیے بھی سبھی سطحوں پر مہیّا ہے۔

مزید یہ کہ خواتین کے لیے ریزرویشن صرف عام درجہ میں ہی نہیں بلکہ درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دیگر پس ماندہ ذاتوں کے زمرہ میں بھی ہے۔اس کے یہ معنی ہیں ایک نشست بیک وقت ایک خاتون امیدوار کے لیے محفوظ ہوگی اور اس خاتون کے لیے بھی جس کا تعلق درج فہرست ذات یا درج فہرست قبیلہ سے ہوگا۔ گویا سرپنچ دلت عورت ہوسکتی ہے اور آدی واسی عورت بھی۔

موضوعات کی منتقلی

ریاستی فہرست میں انتیس (29) موضوعات جو پہلے سے شامل تھے اب ان کی فہرست آئین کے گیارھویں شیڈول میں دی گئی ہے۔ یہ موضوعات پنچایتی راج اداروں کو منتقل ہونا ہیں۔ان موضوعات کا تعلق زیادہ تر مقامی سطح پر ترقی اور فلاح کے کاموں سے تھا۔ان کی منتقلی دراصل ریاستی قانون سازی پر منحصر ہے۔ہر ریاست خود فیصلہ کرتی ہے کہ کس طرح ان انتیس (29) موضوعات کو پنچایتی راج اداروں کو منتقل کیا جائے۔

دفعہ 243 (جی) پنچایتوں کے اختیار ت، اقتدار اور ذمہ داریاں....، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ پنچایتوں کو ایسے اختیارات اور ذمہ داری عطا کر سکتی ہے.... جن کا تعلق۔ گیارھویں شیڈول میں شامل موضوعات سے ہوگا۔

گیارھویں شیڈول میں شامل کچھ موضوعات

1۔ زراعت، ....

3۔ عام سنچائی، پانی کا انتظام اور پن دھاروں یا فاضل آب کی ترقی۔

....

8۔ چھوٹی صنعتیں بشمول فوڈ پروسیسنگ صنعتیں

....

10۔ دیہی مکانات کا انتظام کرنا

11۔ پینے کا پانی

....

13۔ سڑکیں، ڈھکی ہوئی نالیاں، ....

14۔ دیہی علاقوں میں بجلی کی فراہمی، ....

....

16۔ غریبی کے خاتمہ کا منصوبہ۔

17۔ تعلیم – پرائمری و سیکنڈری اسکول۔

18۔ تکنیکی تربیت اور پیشہ ورانہ تربیت۔

19۔ تعلیم بالغان اور غیر رسمی تعلیم۔

20۔ لائبریریاں۔

21۔ ثقافتی سرگرمیاں۔

22۔ بازار اور میلے۔

23۔ صحت و صفائی بمع ہسپتال، ابتدائی صحت کے مراکز اور دواخانے۔

24۔ خاندانی بہبود۔

25۔ خواتین اور بچوں کی فلاح و ترقی۔

26۔ سماجی فلاح و بہبود، ....

27۔ کمزور طبقاتِ خاص طور پر درج فہرست ذاتوں اور قبائل کی فلاح و بہبود۔

28۔ عوامی نظامِ تقسیم۔

صرف ریاستی فہرست میں شامل موضوعات کیوں منتقل کئے جاتے ہیں؟ مرکزی فہرست سے کچھ موضوعات کو کیوں منتقل نہیں کیا جاسکتا؟

© NCERT not to be republished

73ویں ترمیم کی دفعات کا ان علاقوں پر نفاذ نہیں کیا گیا جو ہندوستان کی کئی ریاستوں میں آدی واسیوں کی آبادی پر مشتمل ہیں۔1996 میں ایک علاحدہ قانون منظور کیا گیا جس کے تحت پنچایت نظام سے متعلق دفعات کو اُن علاقوں تک وسعت دی گئی۔ بہت سے آدی واسی باشندوں کی اپنی قدیم روایات ہیں جن کے استعمال سے وہ عام وسائل جیسے جنگلات اور پانی کے ذخیروں وغیرہ کی حفاظت کرتے ہیں۔لہٰذا یہ نیا قانون ان سماجوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے وسائل کی حفاظت کا خود انتظام کرسکیں گے۔اس مقصد کے لیے، ان علاقوں کی گرام سبھاؤں کو مزید اختیارات عطا کیے گئے اور بہت سے معاملات میں گرام پنچایت کی رائے لینا ضروری قرار دیا گیا۔اس قانون کے پس پردہ یہ تصور تھا کہ جدید منتخبہ اداروں کے تعارف کے ساتھ ساتھ خودمختاری کی روایتوں کو بھی محفوظ رکھا جائے۔یہی تنوع اور لامرکزیت کی روح کے عین مطابق ہے۔

ریاستی حکومتیں خود ہی غریب ہوتی ہیں۔پچھلے باب میں ہم نے پڑھا کہ وہ مرکزی حکومت سے رقم مانگتی ہیں۔وہ مقامی حکومتوں کو کہاں سے رقم دے سکتی ہیں؟

ریاستی الیکشن کمشنر

ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہے،ریاستی الیکشن کمشنر کا تقرر کرنا جو پنچایت راج اداروں کے انتخابات منعقد کرانے کے لیے ذمہ دار ہو۔ پہلے یہ ذمہ داری ریاستی انتظامیہ کی تھی جو ریاستی حکومت کے ماتحت تھا۔اب ریاستی الیکشن کمشنر ہندوستان کے الیکشن کمشنر کی طرح آزاد حیثیت رکھتا ہے۔بہرحال ریاستی الیکشن کمشنر ایک آزاد وخودمختار عہدیدار ہوتا ہے۔اس کا ہندوستان کے الیکشن کمشنر سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور نہ وہ اس کے ماتحت ہوتا ہے۔

ریاستی مالی کمیشن

ریاستی حکومت کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ پانچ سال میں ایک بار ریاستی مالی کمیشن کا تقرر کرے۔

© NCERT not to be republished

یہ کمیشن ریاست میں مقامی حکومتوں کی مالی حیثیت کا جائزہ لے گا۔ ایک جانب تو یہ کمیشن ریاستی اور مقامی حکومتوں کے درمیان اور دوسری طرف دیہی وشہری حکومتوں کے درمیان محصولات کی تقسیم کرے گا۔ یہ جدّت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ دیہی مقامی حکومتوں کو مالی فنڈ مہیا کرانا ایک سیاسی معاملہ نہیں ہوگا۔

سرگرمی

- کچھ ایسے اختیارات کی شناخت کیجئے جو آپ کی ریاستی حکومت نے پنچایتوں کو دیئے ہیں۔

74 ویں ترمیم

جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا، 74 ویں ترمیم کا تعلق شہری مقامی انجمنوں یا نگر پالیکاؤں سے ہے۔ شہری علاقہ کیا ہوتا ہے؟ کسی بڑے شہر کو پہچاننا بہت آسان ہوتا ہے جیسے ممبئی یا کلکتہ۔ لیکن گاؤں اور قصبہ کے درمیان کہیں کسی چھوٹے شہری علاقہ کے بارے میں کچھ کہنا اتنا آسان نہیں ہے۔ ہندوستان کی مردم شماری میں شہری علاقہ کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے: (1) کم از کم آبادی 5,000، (2) کام کرنے والے مردوں میں کم از کم 75 فیصد افراد غیر زرعی پیشوں سے وابستہ ہوں، اور (3) فی مربع کلومیٹر پر کم از کم 400 افراد آباد ہوں۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق، ہندوستان کی کل آبادی کا تقریباً 31% شہر علاقوں میں آباد ہے۔

کیا میں یہ امید کروں کہ شہری علاقوں کی حکومتیں، شہر کے گندے علاقوں کے لئے بہتر مکانات کا انتظام کریں گی؟ یا کم از کم ان کو ٹائلیٹ مہیا کرائیں گی؟

کئی معنی میں 74 ویں ترمیم 73 ویں ترمیم کی ہو بہو نقل ہے سوائے اس کے کہ اس کا تعلق شہری علاقوں سے ہے۔ براہ راست انتخابات، ریزرویشن، موضوعات کی منتقلی، ریاستی الیکشن کمیشن اور ریاستی مالی کمیشن سے متعلق تمام دفعات دونوں ترمیمات میں شامل کی گئی ہیں اور نگر پالیکاؤں پر بھی نافذ ہوتی ہیں۔ آئین نے ریاستی حکومت کے کاموں کی ایک فہرست شہری مقامی حکومتوں کو منتقل کرنے کا عمل ضروری قرار دیا۔ یہ ذمہ داریاں آئین کے بارھویں شیڈول میں شامل کی گئی ہیں۔

73 ویں اور 74 ویں ترمیمات کا نفاذ۔ اب تمام ریاستوں نے 73 ویں اور 74 ویں ترمیمات کو نافذ کرنے کی غرض سے قوانین منظور کرا لیے ہیں۔ جب سے ان ترمیمات کو عملی جامہ پہنایا گیا اُس وقت سے اب تک دس سال میں زیادہ تر ریاستوں نے مقامی انجمنوں کے کم از کم دو انتخابی مرحلے طے کر لیے ہیں۔ جبکہ مدھیہ پردیش، راجستھان اور کچھ دوسری ریاستوں نے اب تک یہ انتخابات تین بار کرائے ہیں۔

اِس وقت دیہی ہندوستان میں تقریباً 500 ضلع پنچایتیں، 6000 بلاک پنچایتیں اور 2,50,000 گرام

© NCERT not to be republished

پنچایتیں موجود ہیں۔شہری ہندوستان میں 100 سے زائد شہری کارپوریشنیں،1400 ٹاؤن میونسپلٹی اور 2000 نگر پالیکائیں ہیں۔

ہر پانچ سال کی مدت میں ان انجمنوں کے تقریباً 32 لاکھ ممبران کا انتخاب ہوتا ہے۔ان میں سے کم از کم 10 لاکھ خواتین ہوتی ہیں۔اگر ریاستی اسمبلیوں اور پارلیمنٹ کو شامل کر لیا جائے تو 5000 سے کچھ کم نمائندے منتخب کیے جاتے ہیں۔ان کے ساتھ ساتھ منتخبہ نمائندوں کی تعداد با معنی انداز میں بڑھ گئی ہے۔

73ویں اور 74ویں ترمیمات نے پورے ملک میں پنچایت راج اور نگر پالیکاؤں کے ڈھانچہ میں یکسانیت پیدا کی ہے۔ان اداروں کی موجودگی ہی بذات خود بہت اہم کامیابی ہے جو حکومت میں عوام کی شراکت کے لیے مناسب ماحول اور مقام تیار کرے گی۔

پنچایتوں اور نگر پالیکاؤں میں خواتین کے لیے ریزرویشن نے مقامی اداروں میں خواتین کی تعداد میں اضافہ کی اہمیت کو یقینی بنایا ہے۔چوں کہ یہ ریزرویشن سرپنچ اور صدر دونوں کے لیے نافذ ہوتا ہے اس لیے بڑی تعداد میں خواتین ان عہدوں پر موجود ہیں۔ضلع پنچایتوں میں کم از کم 200 عورتیں بلاک یا متعلقہ پنچایتوں میں صدر کی حیثیت سے 2000 خواتین اور گرام پنچایتوں میں سرپنچ کی حیثیت سے 80,000 سے زیادہ عورتیں موجود ہیں۔

کارپوریشن سطح پر 30 خواتین میئر (Mayor) کے عہدہ پر فائز ہیں۔500 سے زیادہ خواتین ٹاؤن میونسپلٹی کے صدر اور تقریباً 650 نگر پنچایت کے صدر کی حیثیت سے موجود ہیں۔خواتین نے وسائل پر کنٹرول اور اختیارات میں کامیابی حاصل کی ہے۔ان اداروں میں خواتین کی موجودگی ہی اس کی سیاسی کارکردگی اور شعور کا ثبوت ہے۔ان کی

اس عکس کو دیکھیے

یہ جھنڈا مقامی حکومتوں سے عوام کی توقعات کا نشان ہے۔ عوام صرف قانون نہیں چاہتے۔وہ ان قوانین کا سنجیدگی سے نفاذ چاہتے ہیں۔مختصر طور پر تحریر کیجیے: آپ اس نعرہ کے متعلق کیا سوچتے ہیں۔ہم اپنے گاؤں کی حکومت ہیں!

© NCERT not to be republished

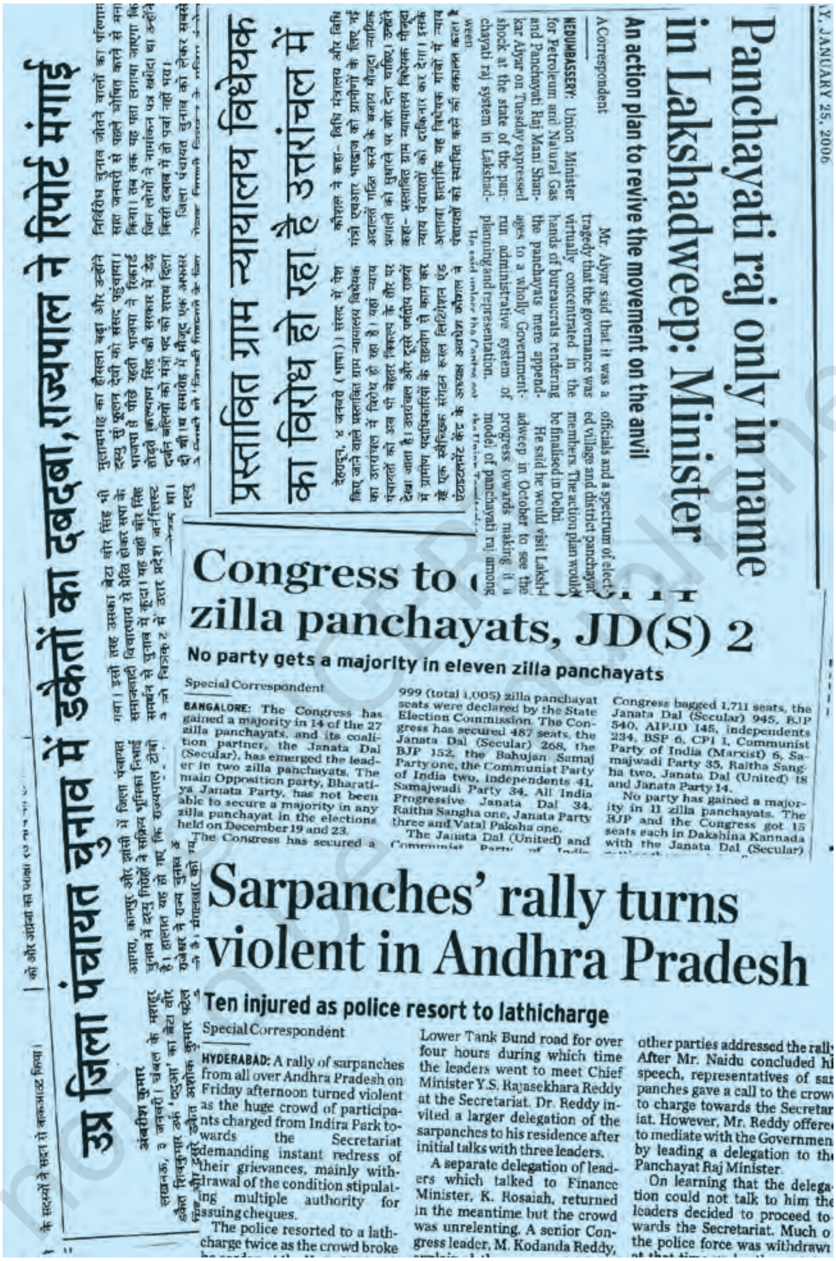
Y, JANUARY 25, 2006
Panchayati raj only in name in Lakshadweep: Minister
An action plan to revive the movement on the anvil
A Correspondent
NEDUMBASSERY: Union Minister for Petroleum and Natural Gas and Panchayati Raj Mani Shankar Aiyar on Tuesday expressed shock at the state of the panchayati raj system in Lakshadweep.
Mr. Aiyar said that it was a tragedy that the governance was virtually concentrated in the hands of bureaucrats rendering the panchayats mere appendages to a wholly Government-run administrative system of planning and representation.
officials and a spectrum of elected village and district panchayat members. The action plan would be finalised in Delhi.
He said he would visit Lakshadweep in October to see the progress towards making it a model of panchayati raj among
उप्र जिला पंचायत चुनाव में डकैतों का दबदबा, राज्यपाल ने रिपोर्ट मंगाई
प्रस्तावित ग्राम न्यायालय विधेयक का विरोध हो रहा है उत्तरांचल में
Congress to ... zilla panchayats, JD(S) 2
No party gets a majority in eleven zilla panchayats
Special Correspondent
BANGALORE: The Congress has gained a majority in 14 of the 27 zilla panchayats, and its coalition partner, the Janata Dal (Secular), has emerged the leader in two zilla panchayats. The main Opposition party, Bharatiya Janata Party, has not been able to secure a majority in any zilla panchayat in the elections held on December 19 and 23.
The Congress has secured a 999 (total 1,005) zilla panchayat seats were declared by the State Election Commission. The Congress has secured 487 seats, the Janata Dal (Secular) 268, the BJP 152, the Bahujan Samaj Party one, the Communist Party of India two, independents 41, Samajwadi Party 34, All India Progressive Janata Dal 34, Raitha Sangha one, Janata Party three and Vatal Paksha one.
The Janata Dal (United) and Communist Party of India
Congress bagged 1,711 seats, the Janata Dal (Secular) 945, BJP 540, AIPJD 145, independents 234, BSP 6, CPI 1, Communist Party of India (Marxist) 6, Samajwadi Party 35, Raitha Sangha two, Janata Dal (United) 18 and Janata Party 14.
No party has gained a majority in 11 zilla panchayats. The BJP and the Congress got 15 seats each in Dakshina Kannada with the Janata Dal (Secular)
Sarpanches' rally turns violent in Andhra Pradesh
Ten injured as police resort to lathicharge
Special Correspondent
HYDERABAD: A rally of sarpanches from all over Andhra Pradesh on Friday afternoon turned violent as the huge crowd of participants charged from Indira Park towards the Secretariat demanding instant redress of their grievances, mainly withdrawal of the condition stipulating multiple authority for issuing cheques.
The police resorted to a lathcharge twice as the crowd broke
Lower Tank Bund road for over four hours during which time the leaders went to meet Chief Minister Y.S. Rajasekhara Reddy at the Secretariat. Dr. Reddy invited a larger delegation of the sarpanches to his residence after initial talks with three leaders.
A separate delegation of leaders which talked to Finance Minister, K. Rosaiah, returned in the meantime but the crowd was unrelenting. A senior Congress leader, M. Kodanda Reddy,
other parties addressed the rally. After Mr. Naidu concluded his speech, representatives of sarpanches gave a call to the crowd to charge towards the Secretariat. However, Mr. Reddy offered to mediate with the Government by leading a delegation to the Panchayat Raj Minister.
On learning that the delegation could not talk to him the leaders decided to proceed towards the Secretariat. Much of the police force was withdrawn

اس عکس کو دیکھئے

اس فوٹو کو دیکھیے۔ مقامی حکومت دھوپ میں بیٹھی ہوئی۔ اس میں کوئی اور بات بھی ہے جو آپ کو نظر آتی ہے؟

وجہ سے بہت سے موضوعات پر ان اداروں میں بامعنی بحث ومباحثے ہوتے ہیں۔ بہت سے معاملات میں کچھ خواتین اپنی حیثیت کو برقرار نہ رکھ سکیں یا اپنے خاندان کے مردوں کی محض وکیل بنی رہیں۔ کیوں کہ ان مزدوروں نے ہی ان خواتین کو انتخابات کے لئے تیار کیا تھا۔ لیکن اب ایسے واقعات کم ہوتے جا رہے ہیں۔

درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے ریزرویشن کو دستوری ترمیم نے ضروری قرار دیا ہے بہت سی ریاستوں نے پس ماندہ ذاتوں کے لیے بھی نشستوں کا ریزرویشن کیا ہے۔ کیوں کہ ہندوستان کی کل آبادی کا 16.2 فیصد درج فہرست ذاتوں اور 8.2 فیصد درج فہرست قبائل پر مشتمل ہے۔ اس لیے شہری اور مقامی اداروں میں تقریباً 6.6 لاکھ منتخبہ ممبران ان سماجوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے معاشرتی خاکہ میں ان مقامی اداروں کے ذریعہ نمایاں تبدیلیاں نمودار ہوتی ہیں۔ یہ ادارے جس معاشرے میں کام کرتے

© NCERT not to be republished

ہیں، اس کی بہترین نمائندگی بھی کرتے ہیں۔ بعض اوقات اس کی وجہ سے کشیدگی بھی پیدا ہوتی ہے۔ جو سماجی گروہ اب سے پہلے گاؤں پر غلبہ رکھتے تھے، وہ اپنی حیثیت اور اقتدار سے دست بردار نہیں ہونا چاہتے۔ اسی عنصر نے اقتدار کی جدوجہد کو تیز تر کر دیا ہے لیکن کشیدگی اور جدوجہد ہمیشہ خراب نہیں ہوتے۔ جب بھی جمہوریت کو زیادہ بامعنی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور ان لوگوں کو اختیار دیا جاتا ہے جو پہلے اس سے محروم تھے ظاہر ہے پھر معاشرے میں تنازعہ اور کشیدگی ہونا لازمی ہے۔

آئینی ترمیمات نے تقریباً 29 موضوعات کو مقامی حکومتوں کے سپرد کر دیا۔ یہ تمام موضوعات مقامی فلاح و بہبود اور ترقیاتی ضرورتوں سے متعلق تھے۔ پچھلی دہائی میں مقامی حکومت کی کارکردگی کا تجربہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہندوستان میں مقامی حکومتوں کو جو ذمہ داریاں دی گئی ہیں ان میں سے وہ محدود اختیارات کا ہی استعمال کر پاتی ہیں۔ بعض ریاستوں نے بہت سے موضوعات مقامی اداروں کو منتقل نہیں کیے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ مقامی حکومتیں درحقیقت موثر طریقہ سے اپنے فرائض انجام نہیں دے پا رہی ہیں۔ لہٰذا اتنے سارے نمائندوں کا انتخاب محض علامتی بن کر دہ گیا ہے۔ بعض لوگ ان مقامی انجمنوں کی تشکیل پر تنقید بھی کرتے ہیں کیوں کہ مرکزی اور ریاستی سطح پر جس طرح فیصلے لیے جاتے ہیں اس کی وجہ سے کچھ بدل نہیں سکا ہے۔ مقامی سطح پر لوگ فلاحی منصوبوں کا انتخاب کرنے یا وسائل کو مختص کرنے میں زیادہ اختیار نہیں رکھتے۔

قانون تو اچھا ہے لیکن وہ محض کاغذی ہے۔ کیا اسی کو خیال اور عمل میں فرق کہتے ہیں؟

لاطینی امریکہ میں جمہوری لامرکزیت کی سب سے زیادہ کامیاب مثالوں میں سے بولیویا کی مثال مستقل طور پر دی جاتی رہی ہے۔ 1994 میں مقبول شراکت کا قانون (Popular Participation Law) نے مقامی سطح پر اقتدار کو مرکوز کیا۔ میئر کا انتخاب مقبول بنانے کی اجازت دی، ملک کو میونسپلیٹو ں میں تقسیم کیا، نئی میونسپلیٹو ں کو مالی اختیارات خود بخود منتقل کرنے کے لیے ایک نظام تیار کیا۔

© NCERT not to be republished

بولیویا میں ان حکومتوں کے سربراہ عوام کے ذریعہ منتخب میئر (Presidente Municipal) ہوتے ہیں اور ایک میونسپل کونسل (Cabildo) ہوتی ہے۔ پورے ملک میں ہر پانچ سال میں مقامی انتخابات ہوتے ہیں۔ بولیویا میں مقامی حکومتوں کی ذمہ داری ہے مقامی سطح پر صحت عامہ کا اہتمام کرنا، تعلیمی سہولیات مہیا کرانا اور اس کے ساتھ ساتھ بنیادی ڈھانچہ بھی مہیا کرانا۔ بولیویا میں فی نفر بنیاد پر میونسپلٹیوں کے درمیان کل قومی محصولات کا 20% حصہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ جب کہ یہ ادارے خود موٹر سائیکلوں، شہری ملکیت، بڑی زرعی جائیدادوں، مالی منتقلی پر ٹیکس وصول کرتے ہیں جو ان اکائیوں کے بجٹ کا بڑا حصہ بنتے ہیں۔

مقامی اداروں کے اپنے فنڈ بہت کم ہیں۔ مالی امداد کے لیے، مرکزی اور ریاستی حکومتوں پر انحصار کی وجہ سے مقامی اداروں کی کارکردگی پر اثر پڑتا ہے۔ دیہی مقامی ادارے، کل محصولات کا صرف 0.24 فیصد جمع کرتی ہیں جو حکومت کے ذریعہ کیے گئے اخراجات کا کل 4 فیصد ہوتا ہے۔ گویا اخراجات سے بہت کم آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ اوران کو مالی عطیات کے لیے دوسروں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔

اختتام

یہ تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ مقامی حکومتیں مستقل طور پر مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی فلاحی اور ترقیاتی اسکیموں پر عمل درآمد کرنے والی ایجنسیاں ہیں۔ مقامی حکومت کو زیادہ اختیارات دینے کے معنی ہیں کہ ہمیں اصلی اختیارات کی لامرکزیت کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جمہوریت کے معنی ہیں کہ عوام کو اختیارات میں شرکت دلائی جائے۔ دیہی عوام اپنی مرضی سے اپنے منصوبہ بنائیں اوران پر عمل کریں۔ مقامی حکومت سے متعلق قانون لامرکزیت کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ لیکن جمہوریت کا اصلی امتحان محض قانونی دفعات میں نہیں بلکہ ان کے نفاذ میں پوشیدہ ہے۔

© NCERT not to be republished

مشق

1۔ آئین ہند نے دیہی پنچایتوں کو خود مختار حکومت کی اکائیوں کے طور پر دیکھا۔ درج ذیل بیانات میں دی گئی صورت حال پر غور کیجیے اور تفصیل پیش کیجیے کہ مقامی حکومت کی اکائیوں کو کمزور یا مضبوط بنانے میں ان حالات کا کیا عمل دخل ہے۔

(a) کسی ریاست کی حکومت نے کسی غیر ملکی کمپنی کو اپنے یہاں ایک بڑا اسٹیل کارخانہ لگانے کی اجازت دی ہے۔ اس اسٹیل کارخانہ کا بہت سے دیہاتوں پر خراب اثر پڑے گا۔ متاثرہ دیہاتوں کی پنچایتوں نے ایک قرارداد منظور کی کہ کسی بھی علاقہ میں کوئی بڑا کارخانہ لگانے سے پہلے ان گاؤں کے لوگوں سے مشورہ کیا جائے اور ان کی شکایتوں کا ازالہ کیا جائے۔

(b) حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے کل اخراجات کا 20% فیصد پنچایتوں کے ذریعہ خرچ ہوگا۔

(c) ایک دیہی پنچایت اپنے یہاں اسکول قائم کرنے کے لیے مستقل مطالبہ کرتی رہی ہے۔ حکومت کے عہدیداران نے اس کے مطالبہ کو یہ کہہ کر نامنظور کر دیا کہ جو فنڈ دوسرے کاموں کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں ان کا استعمال کسی اور مقصد کے لیے نہیں ہو سکتا۔

(d) حکومت نے ڈُنگر پور گاؤں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ کو جمنا کا حصہ بنا دیا اور دوسرے کو سوہنا میں شامل کر دیا۔ اب حکومت کی دستاویزات میں ڈُنگر پور گاؤں کا وجود ختم ہو گیا۔

(e) ایک دیہی پنچایت نے غور کیا کہ ان کے علاقہ میں پانی کی سطح تیزی سے گر رہی ہے۔ انہوں نے دیہات کے نوجوانوں کو رضاکارانہ کام کے لیے راغب کیا تاکہ دیہات کے پرانے تالابوں اور کنوؤں کو دوبارہ استعمال کے قابل بنایا جائے۔

2۔ فرض کیجیے کسی ریاست میں دیہی حکومت کا منصوبہ تیار کرنے کی ذمہ داری آپ کو دی گئی ہے۔ آپ دیہی پنچایتوں کو کون سے اختیارات دیں گے جس سے کہ وہ خود مختار حکومتوں کی اکائیوں کے طور پر کام

کر سکیں۔ جو اختیارات آپ ان کو دیں گے ان میں سے کوئی پانچ اختیارات اور ان کے جواز کو دو دوسطروں میں تحریر کیجیے۔

3۔ 73 ویں ترمیم کے مطابق سماجی طور سے محروم طبقوں کے لیے تحفظات کی کون سی دفعات ہیں؟ تفصیل سے بیان کیجیے کہ ان دفعات نے دیہی سطح پر لیڈر شپ کے معنی کیسے بدل دیے؟

4۔ 73 ویں ترمیم سے پہلے اور اس ترمیم کے بعد مقامی حکومتوں میں کیا فرق تھا؟

5۔ درج ذیل گفتگو پڑھیے۔ دو سو الفاظ میں تحریر کیجیے کہ جن مسائل پر یہاں گفتگو ہو رہی ہے اس پر آپ کی کیا رائے ہے؟

آلوک: ہمارا آئین مردوں اور عورتوں کے درمیان مساوات کی ضمانت دیتا ہے۔ مقامی اداروں میں خواتین کے لیے ریزرویشن ان کو مساوی حصہ کی ضمانت دیتا ہے۔

نہا: لیکن یہ کافی نہیں ہے کہ عورتوں کو با اختیار حیثیت دی جائے۔ یہ ضروری ہے کہ مقامی اداروں کے بجٹ میں خواتین کے لیے علاحدہ دفعات ہوں۔

جَیش: مجھے یہ ریزرویشن کا نظام پسند نہیں۔ مقامی انجمن کو دیہات کے تمام لوگوں کی برابر دیکھ بھال کرنی چاہیے، جس سے خواتین اور ان کے مفادات کا خود بخود تحفظ ہو جائے گا۔

6۔ 73 ویں ترمیم کی دفعات پڑھیے۔ درج ذیل میں سے اس ترمیم کا تعلق کس سے ہے؟

(a) تبدیلی کے خوف سے نمائندے عوام کے سامنے جواب دہ بن جاتے ہیں۔

(b) اعلیٰ ذاتیں اور جاگیر دار مقامی اداروں پر حاوی رہتے ہیں۔

(c) دیہی ناخواندگی بہت زیادہ ہے۔ گاؤں کی ترقی کے لیے ناخواندہ لوگ فیصلہ نہیں لے سکتے۔

(d) موثر بننے کے لیے دیہی پنچایتوں کو وسائل اور اختیارات کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ دیہات کی ترقی کے منصوبے بنا سکیں۔

© NCERT not to be republished

7۔ درج ذیل میں مقامی حکومت کی حمایت میں مختلف دلیلیں دی گئی ہیں۔ان کو ترتیب دیجیے اور بیان کیجیے کہ آپ نے کسی جواز کو کس وجہ سے اہمیت دی۔آپ کے مطابق ان میں کون سی دلیلوں پر گاؤں وینگائی وسال کی پنچایت انحصار کرتی تھی؟ کیسے؟

(a) مقامی آبادی کی شرکت سے حکومت اپنے منصوبوں کو کم قیمت خرچ سے مکمل کر سکتی ہے۔

(b) سرکاری عہدیداران کے مقابلہ میں مقامی لوگوں کے ذریعہ تیار کردہ ترقیاتی پروگرام دیہات کے عوام کو زیادہ قابل قبول ہوں گے۔

(c) لوگ اپنے علاقہ اپنی ضرورتوں اور ترجیحات کو بخوبی جانتے ہیں۔اجتماعی شرکت سے وہ اپنی زندگی سے متعلق بحث کر سکتے ہیں اور فیصلے کر سکتے ہیں۔

(d) عام آدمی کے لیے اپنی نمائندہ حکومت یا قومی مجلس قانون ساز کے نمائندہ سے رابطہ رکھنا مشکل ہے۔

8۔ آپ کے خیال میں درج ذیل میں کس میں لامرکزیت شامل ہے؟ لامرکزیت کے متعلق دوسری دلیلیں کیوں ناکافی ہیں؟

(a) گرام پنچایت کا انتخاب کرانا۔

(b) ان کے دیہات کے لیے کون سے منصوبے اور حکمت عملیاں مفید ہیں اس کا فیصلہ خود گاؤں والے لے سکیں۔

(c) گرام سبھا کی میٹنگ بلانے کا اختیار

(d) ریاستی حکومت کے ذریعہ شروع کیے گئے کسی منصوبہ سے متعلق بلاک ترقیاتی آفیسر (B.D.O.) کی رپورٹ گرام پنچایت کو موصول ہوتی ہے۔

9۔ ابتدائی تعلیم سے متعلق فیصلہ سازی میں لامرکزیت کے کردار کا دہلی یونیورسٹی کا ایک طالب علم رگھویندر

پتّا مطالعہ کرنا چاہتا تھا۔اس نے گاؤں والوں سے کچھ سوالات پوچھے۔ یہ سوالات نیچے دیئے گئے ہیں۔اگر آپ ان دیہاتیوں میں سے ایک ہوتے تو ان میں سے ہرسوال کا کیا جواب دیتے؟

گاؤں کا ہر بچہ اسکول جا سکے اس موضوع پر بحث کرنے کے لیے گرام سبھا کی ایک میٹنگ بلائی گئی ہے۔

10۔ آپ میٹنگ بلانے کے لیے ایک مناسب دن کس طرح طے کریں گے؟ سوچیے کہ آپ کس وجہ سے اس میٹنگ میں آسکیں گے/یا نہیں آسکیں گے کیونکہ

(i) بی۔ڈی۔او۔ یا کلکٹر کے ذریعہ مخصوص دن طے کرنا

(ii) گاؤں کے ہاٹ کا دن

(iii) اتوار

(iv) ناگ پنچمی/سنکرانتی

(a) میٹنگ کے لیے کون سی جگہ مناسب رہے گی؟ کیوں؟

(i) ضلع عہدیدار کی ذریعہ طے کردہ جگہ

(ii) گاؤں میں کوئی مذہبی مقام

(iii) دلت محلّہ

(iv) گاؤں کا اسکول

(b) گرام سبھا کی میٹنگ میں پہلے ضلع کلکٹر کا خط پڑھا گیا۔اس میں تجویز کیا گیا تھا کہ ایک تعلیمی جلوس نکالنے کے اقدامات کیے جائیں اور اس کا راستہ طے کیا جائے۔ میٹنگ میں اس بات پر کوئی بحث نہیں ہوئی کہ کون سے بچے کبھی اسکول نہیں آئے، نہ لڑکیوں کی تعلیم یا اسکول کی عمارت کی حالت اور اسکول کے اوقات پر کوئی بحث ہوئی۔ چونکہ یہ میٹنگ اتوار کو تھی اس لیے کسی خاتون ٹیچر نے

© NCERT not to be republished

حاضری نہیں دی۔

آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ مثال عوام کی حصہ داری کی ہے؟

(c) اپنی کلاس کا تصور گرام سبھا کے طور پر کیجیے۔ میٹنگ کے ایجنڈے پر بحث کیجیے اور مقصد حاصل کرنے کے لیے کچھ اقدامات تجویز کیجیے۔

© NCERT not to be republished